رسول اللہ ﷺ کا فرمان

مَنْ عَلِمَ اَنَّ اللّٰہَ رَبُّہٗ وَاَنِّیْ نَبِیُّہٗ حَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَحْمَہٗ وَدَمَہٗ عَلَی النَّارِ

جس نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کا رب ہے اور یہ کہ میں اس کا نبی ﷺ ہوں تو اللہ تعالیٰ نے اس کے گوشت اور اس کے خون کو آگ پر حرام کر دیا ہے۔

حضرت ابو یزید بسطامیؒ فرماتے ہیں

میں نے تیس سال تک مجاہدہ کیا مگر مجھے علم اور اسکی پیروی سے زیادہ مشکل کوئی چیز نظر نہیں آئی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا

ان کی کروٹیں خوابگاہوں سے جدا ہوتی ہیں اور اپنے رب کو
پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے ہیں۔

علی بن عثمان ہجویریؒ کا فرمان

ظَلَمَ مَنْ سَمّٰی اِبْنَ اٰدَمَ اَمِیْرًا وَقَدْ سَمَّاہُ رَبُّہٗ فَقِیْرًا

اس نے ظلم کیا جس نے آدمی کا نام امیر رکھا حالانکہ اسکے رب نے اس کا نام فقیر رکھا ہے۔

مشائخ متاخرین میں سے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ

فقیر وہ نہیں جو ساز و سامان سے خالی ہو بلکہ فقیر وہ ہے

جس کا دل آرزو و تمنا سے خالی ہو۔

حضرت بشر حافیؒ فرماتے ہیں

اَفْضَلُ الْمَقَامَاتِ اِعْتِقَادُ الصَّبْرِ عَلَى الْفَقْرِ

سب سے افضل مقام یہ ہے کہ فقر پر صبر کو مضبوطی سے تھامے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان

مَنْ سَمِعَ صَوْتَ اَهْلِ التَّصَوُّفِ فَلَا يُؤْمِنْ عَلٰى دُعَائِهِمْ كُتِبَ
عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

جو صوفیا کی آواز سنے اور ان کی دعا پر آمین نہ کہے تو
وہ اللہ کے نزدیک غافلوں میں شمار ہوگا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد خطبہ دیا جس میں فرمایا

مَنْ نَّظَرَ اِلَی الْخَلْقِ هَلَكَ وَ مَنْ رَجَعَ اِلَی الْحَقِّ مَلَكَ

جس نے مخلوق پر نظر ڈالی وہ ہلاک ہوا اور جس نے حق کی طرف رجوع کیا وہ مالک ہوا۔

مشائخ طریقت فرماتے ہیں کہ

لَیْسَ الصَّفَا مِنْ صِفَاتِ الْبَشَرِ لِاَنَّ الْبَشَرَ مَدَرٌ الْمَدَرُ لَا یَخْلُوْا

مِنَ الْکَدَرِ

حالت صفا بشری صفات میں سے نہیں ہے اس لئے کہ بشر تو ایک مٹی

کا تودہ ہے اور مٹی کا تودہ کدورت سے خالی نہیں ہوتا۔

مشائخ طریقت فرماتے ہیں کہ

الصَّفَا صِفَتُ الْاَحْبَابِ وَھُمْ شُمُوْسٌ م بِلَا سَحَابِ

صفات تو محبوبوں کی شان ہے وہ تو آفتاب تاباں ہیں جس پر کوئی ابر نہیں۔

ایک بزرگ نے فرمایا

مَنْ صَفَا الْحُبَّ فَهُوَ صَافٍ وَمَنْ صَفَا الْحَبِيْبَ فَهُوَ صُوْفِیٌّ

جس کی محبت پاک وصاف ہے وہ صافی ہے اور جو دوست میں مستغرق ہو کر اس کے غیر سے بری ہو وہ صوفی ہے۔

حضرت ابوالحسن نوریؒ فرماتے ہیں

اَلتَّصَوُّفُ تَرْکُ کُلِّ حَظٍّ لِلنَّفْسِ

تصوف تمام نفسانی لذات وحظوظ سے دستکشی کا نام ہے۔

حضرت ابوالحسن نوریؒ یہ بھی فرماتے ہیں کہ

اَلصُّوْفِیُّ لَا یَمْلِکُ وَلَا یُمْلَکُ

صوفی وہ ہے جس کے قبضہ میں کچھ نہ ہو اور نہ خود
کسی کے قبضہ میں ہو۔

حضرت ابوالحسن نوریؒ یہ بھی فرماتے ہیں کہ

اَلصُّوْفِیُّ لَا یَمْلِکُ وَلَا یُمْلَکُ

صوفی وہ ہے جس کے قبضہ میں کچھ نہ ہو اور نہ خود
کسی کے قبضہ میں ہو۔

حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں

اَلصُّوْفِیُّ لَا یَرٰی فِی الدَّارَیْنِ مَعَ اللّٰہِ غَیْرَ اللّٰہِ

صوفی وہ ہے جو دونوں جہاں میں بجز ذات الٰہی کے کچھ نہ دیکھے۔

حضرت علی بن پندار صیر فی نیشا پوریؒ فرماتے ہیں

اَلتَّصَوُّفُ اِسْقَاطُ الرُّؤْیَۃِ وَلِلْحَقِّ ظَاھِرًا وَّبَاطِنًا

تصوف یہ ہے کہ صوفی اپنے ظاہر و باطن میں حق کی خاطر خود کو نہ دیکھے۔

حضرت ابوالحسنؒ کا ارشاد ہے

لَیْسَ التَّصَوُّفُ رَسُوْمًا وَ لَا عُلُوْمًا وَلٰکِنَّہٗ اَخْلَاقٌ

رسم و علم کا نام تصوف نہیں ہے بلکہ وصف و اخلاق کا نام

ہے۔

حضرت ابو علی قزوینیؒ فرماتے ہیں کہ

اَلتَّصَوُّفُ هُوَ الْاَخْلَاقُ الرَّضِیَّةُ

پسندیدہ اور محمود افعال واخلاق کا نام تصوف ہے۔

حضرت ابوالحسن نوریؒ فرماتے ہیں کہ

اَلتَّصَوُّفُ هُوَ حُرِيَّتٌ وَالْفُتُوَهُ وَتَرْكُ التَّكَلُّفِ وَالسَّخَاً وَبَذْلُ الدُّنْيَا

نفس اور حرص وہوا کی غلامی سے آزادی پانے باطل کے مقابلہ میں جرات و مردانگی دکھانے دنیاوی تکلفات کو ترک کردینے اپنے مال کو دوسروں پر صرف کردینے اور دنیا کو دوسروں کے لئے چھوڑدینے کا نام تصوف ہے۔

حضرت ابوالحسن قوشنجہؒ فرماتے ہیں کہ

اَلتَّصَوُّفُ اَلْیَوْمَ اِسْمٌ وَلَا حَقِیْقَةٌ وَقَدْ کَانَ حَقِیْقَةٌ

آج بے حقیقت چیز کا نام تصوف سمجھ لیا گیا ہے ورنہ اس سے قبل بغیر نام ایک حقیقت تھی۔

امام جعفر بن محمد صادقؓ کا ارشاد ہے کہ

مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ اَعْرَضَ عَمَّا سِوَاہُ

جسے اللہ کی معرفت حاصل ہوگئی وہ ماسوا اللہ سے کنارہ کش ہوگیا۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے

إِذَا أَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدِہٖ خَیْرًا أَبْصَرَہٗ بِعُیُوْبِ نَفْسِہٖ

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے پر بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے
تو اس کو اسکے نفس کے عیوب دکھا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ ﷺ کو ارشاد

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَهٗ

جو لوگ دن رات اپنے رب کی عبادت کرتے اور اس کی رضا چاہتے ہیں آپ ان پر توجہ خاص مبذول فرمائیں۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں

اَلصُّحْبَتَ الْاَشْرَارَ تُوْرِثُ سُوْءَ الظَّنِّ بِالْاَخْيَارِ

بدوں کی صحبت نیکوں سے بدگمانی پیدا کرتی ہے۔

حضرت سعید ابن المسیب سے کسی نے آکر پوچھا مجھے ایسا حلال بتایئے جس میں حرام کا شائبہ نہ ہو اور ایسا حرام بتایئے جس میں حلال کا شائبہ نہ ہو تو آپ نے جواب دیا۔

ذِکْرُ اللّٰہِ حَلَالٌ لَیْسَ فِیْہِ حَرَامٌ وَ ذِکْرُ غَیْرِہٖ حَرَامٌ لَیْسَ فِیْہِ حَلَالٌ

ذکر الٰہی ایسا حلال ہے جس میں کسی حرام کا شائبہ نہیں اور غیر اللہ کا ذکر ایسا حرام ہے جس میں ذرہ بھر حلال نہیں۔

حضرت مالک بن دینارؒ کا فرمان

اَحَبُّ الْاَعْمَالِ عَلَی الْاِخْلَاصِ فِی الْاَعْمَالِ

میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل میں اخلاص

ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے ایک راہب سے پوچھا کہ خدا تک رسائی کی کونسی راہ ہے تو اس نے جواب دیا

لَوْ عَرَفْتَ اللّٰہَ لَعَرَفْتَ الطَّرِیْقَ اِلَیْہِ

اگر تم اللہ کو جانتے ہو تو اس تک رسائی کی راہ بھی جانتے ہوگے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک کا ایک قول یہ ہے کہ

اَلسُّکُوْنُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ اَوْلِیَائِہٖ

خدا کے دوستوں کا دل ہرگز ساکن نہیں ہوتا۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے

تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً

ایک گھڑی دین میں غور و فکر کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

حضرت سری سقطیؒ بکثرت یہ دعا مانگا کرتے تھے

اَللّٰھُمَّ مَھْمَا عَذَّبْتَنِیْ بِہٖ مِنْ شَیْئٍ فَلَا تُعَذِّبْنِیْ بِذُلِّ الْحِجَابِ

خدایا جب کبھی تو مجھے کسی چیز کا عذاب دینا چاہے تو
مجھے حجاب کی ذلت کا عذاب نہ دینا۔

حضرت شقیق بن ابراہیم ازدیؒ کا ارشاد ہے

جَعَلَ اللّٰہُ اَھْلَ طَاعَۃِ اَحْیَاءِ فِیْ مَمَاتِہِمْ وَاَھْلَ الْمَعَاصِیْ اَمْوَاتًا فِیْ حَیٰوتِہِمْ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمانبرداروں کی موت کو بھی زندگی قرار دیا ہے اور نافرمانوں کی زندگی کو مردہ قرار دیا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن عطیہ دارانیؒ نے فرمایا ہے

اِذَا غَلَبَ الرِّجَاءُ عَلَی الْخَوْفِ فَسَدَ الْوَقْتُ

جب خوف پر امید غالب آجاتی ہے تو وقت میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔

حضرت احمد بن ابی الجوریؒ کا ارشاد ہے

اَلدُّنْیَا مَزْبَلَةٌ وَمَجْمَعُ الْکِلَابِ ، وَاَقَلُّ مِنَ الْکِلَابِ مَنْ عَکَفَ عَلَیْهَا فَاِنَّ الْکَلْبَ یَاْخُذُ مِنْهَا حَاجَةً وَیَنْصَرِفُ وَالْمُحِبُّ لَهَا لَا یَزُوْلُ عَنْهَا وَلَا یَتْرُکُهَا مَحَالٌ

یہ دنیا گندگی کا ڈھیر اور کتوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔ وہ شخص کتے سے بھی کمتر ہے جو اس پر جم کر بیٹھ جائے کیونکہ کتا اس ڈھیر سے اپنی حاجت پوری کر کے چلا جاتا ہے لیکن دنیا سے محبت کرنیوالا اس سے کبھی جدا نہیں ہوتا اور نہ کسی حالت میں اسے چھوڑتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے

اَلْفَقْرُ وَطَنُ الْغَیْبِ

فقر غیب کا وطن ہے۔

حضرت ابو حفصؒ فرماتے ہیں

مَا اَحْسَنَ مَا قَالَ الشَّیْخُ وَلٰکِنْ الْفُتُوَّۃَ عِنْدِیْ اِدَاءُ الْاِنْصَافِ وَتَرْکُ مُطَالَبَۃِ الْاِنْصَافِ

شیخؒ نے نہایت عمدہ بات فرمائی ہے لیکن میرے نزدیک جوانمردی یہ ہے کہ خود تو دوسروں کے ساتھ انصاف کرنے میں کوتاہی نہ کرے مگر دوسروں سے اپنے لئے انصاف کا خواہاں نہ ہو۔

حضرت ابوعبداللہ بن خفیفؒ نے فرمایا

اَلطَّمَّاعُ مُسْتَوْحِشٌ مِّنْہُ کُلُّ وَاحِدٍ

طمع کرنے والے سے ہر ایک ڈرتا اور پریشان ہوتا ہے۔

حضرت ابوالحسن احمد محمد نوریؒ کا ارشاد ہے

اَعَزُّ الْاَشْیَاءِ فِی زَمَانِنَا شَیْئاً عَالِمٌ یَسْتَفِیْدُ بِعِلْمِہٖ وَعَارِفٌ یَنْطِقُ عَنِ الْحَقِیْقَۃِ

ہمارے زمانہ میں دو چیزیں بہت پیاری ہیں ایک وہ جو اپنے علم سے کام لے دوسرا وہ عارف جو حقیقت کو بیان کرے۔

حضرت احمد بن یحییٰ بن جلالیؒ کا ارشاد ہے

هِمَّتُ الْعَارِفِ اِلیٰ مَوْلَاہُ وَلَمْ یَعْطِفُ عَلیٰ شَیْئٍ سِوَاہُ

عارف کا عزم و ارادہ اپنے مولیٰ کی طرف ہوتا ہے اسکے سوا کسی چیز کی طرف وہ مائل ہی نہیں ہوتا۔

حضرت ابوالحسن سمنون بن عبداللہ خواصؒ کا ارشاد ہے

لَا یُعَبِّرُ عَنْ شَیْئٍ اِلَّا بِمَا ھُوَ اَدَقُّ مِنْہُ وَلَا شَیْئٌ اَدَقُّ مِنَ الْمَحَبَّۃِ فَبِمَ یُعَبِّرُ عَنْھَا

چیزوں کی تعبیر اس سے زیادہ دقیق چیز سے ہوتی ہے کیونکہ محبت سے زیادہ ادق چیز کوئی نہیں ہے اسکی تعبیر کسی چیز سے نہیں کی جاسکتی۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے

جَبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اَلَیْھَا قَالَ وَ عَجَبًا لِمَنْ لَّمْ یَرَمُحْسِنًا غَیْرَ اللّٰہِ کَیْفَ لَا یَمِیْلُ بِکُلِّیَّتِہٖ اِلَی اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ نے دلوں کو اس خاصیت پر پیدا فرمایا ہے کہ جو اس پر احسان کرتا ہے اس کا دل محبت کے ساتھ اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔ مجھے ایسے دل پر تعجب ہوتا ہے جو یہ دیکھنے کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی احسان کرنے والا نہیں مگر وہ خلوص دل سے خدا کی طرف مائل نہیں ہوتا۔

حضرت علی بن محمد اصفہانیؒ کا ارشاد ہے

مِنْ وَقْتِ آدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَتِ النَّاسُ یَقُوْلُوْنَ الْقَلْبَ الْقَلْبَ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَرٰی رَجُلًا یَصِفُ الْقَلْبَ وَیَقُوْلُ اَیْشَ الْقَلْبُ اَوْ کَیْفَ الْقَلْبُ فَلَا آرٰی

آدم سے قیامت تک لوگ یہی کہتے رہے اور کہتے رہیں گے کہ ہائے دل ، ہائے دل ، لیکن میں ایسے شخص کو دیکھنا پسند کرتا ہوں جو یہ کہے کہ دل کیا ہے دل کیسا ہوتا ہے لیکن میں نے ایسا شخص ابھی تک نہیں دیکھا۔

حضرت حسین حلاج کا ایک قول ہے کہ

اَلْاَلْسِنَةُ مُسْتَنْطِقَاتٌ تَحْتَ نُطْقِهَا مُسْتَهْلِكَاتٌ

بولنے والی زبانیں اپنی گویائی کے نیچے ہلاک ہیں

(ان کے دل خاموش ہیں)۔

حضرت ابوعبداللہ محمد بن خفیفؒ کا ارشاد ہے

اَلتَّوْحِیْدُ اَلْاِعْرَاضُ مِنَ الطَّبِیْعَةِ

طبعیت سے منہ موڑنے ہی میں توحید کا قیام ہے۔

حضرت ابو عثمان سعید بن سلام مغربیؒ کا قول ہے

مَنْ آثَرَ صُحْبَةَ الْاَغْنِيَاءِ عَلٰى مُجَانَسَةِ الْفُقَرَاءِ اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِمَوْتِ الْقَلْبِ

جو درویشوں کی صحبت پر تونگروں کی ہم نشینی کو ترجیح دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دل کی موت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

حضرت ابوسعیدؒ کا ارشاد ہے

التَّصَوُّفُ قِیَامُ الْقَلْبِ مَعَ اللّٰہِ بِلَا وَاسِطَۃٍ

تصوف وہ ہے کہ بے واسطہ حق کے ساتھ دل کا قیام ہو۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے

مَن لَّمْ يَرْضَ بِاللّٰهِ بِقَضَائِهِ شَغَلَ قَلْبَهٗ وَتَعَبَ بَدَنَه

جو اللہ کی رضا اور اس کی قضا پر راضی نہ ہو اس نے اپنے دل کو تقدیر و اسباب میں مشغول کر کے بدن کو سختی میں ڈال دیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ کا ارشاد ہے

اَلْاَحْوَالُ کَالْبُرُوْقِ وَاَنْ یَّبْقٰی فَحَدِیْثُ النَّفْسِ

احوال بجلی کوندنے کی مانند ہیں کہ جو ظاہر ہوتی اور ختم ہو جاتی ہے اور جو باقی رہتی ہے وہ حدیث نفس یعنی طبعی تخلیق ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے

اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ اِتِّبَاعُ الْھَوٰی وَطُوْلُ الْاَمَلِ

میری امت پر سب سے زیادہ خوفناک ہوا کی پیروی اور امیدوں کی درازی ہے۔